میں سے اس قدر روپیہ مرحمت فرمائے تاکہ نئے سرے سے فوج بھرتی کی جائے اور اتنی طاقت آپ کی ہو جاوے کہ آپ کا وہ ملک جو آپ نے خود اپنے ہاتھوں مرہٹوں کو دیا ہے وہ واپس لے کر حکومت مغلیہ کی آبرو بچا لی جاوے تمام اہل کار غلام قادر کی رائے کے موید تھے مگر سیتل داس خزانچی نے روپیہ دینے سے انکار کیا[1]۔

شاہ عالم کے اعمال کا ثمرہ غلام قادر کو پتہ لگ گیا کہ یہ بادشاہ کی حرکت ہے یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان امرا کو وقار حاصل ہو اور اس نے وہ خط نکال کر سامنے بادشاہ کے ڈال دیا جو بادشاہ نے مادھو سندھیا کو غلام قادر کے مقابلہ میں مدد کے لئے لکھا تھا[2] اس نے شاہ عالم سے کہا اگر اس وقت ان حرکتوں سے در گذروں اور فوج کا انتظام کر لوں تو مرہٹہ قوت کو توڑ کر رکھ دوں گا میرے دادا نے آپ سے کیسی رفاقت کی اور حکومت مغلیہ کے بچاؤ میں اپنا خون پسینہ ایک کیا آپ اپنے ہاتھوں اس حکومت کو مرہٹوں کو سپرد کر رہے ہیں مگر بادشاہ نے اس کی التجا کی کوئی شنوائی نہ کی آخر ش اپنی جان اور حکومت مغلیہ کو بچانے کے لیے یہ کیا کہ پہلے شاہ عالم کو معزول کیا اور ۲۲ر شوال ۱۲۰۲ھ کو احمد شاہ کے بیٹے بیدار بخت کو تخت پر بٹھایا چونکہ اس کو شاہ عالم کی مرہٹہ پرستی اور ان کے لکھنے پر روہیلوں سے لڑنے اور انھیں تباہ و برباد کر ڈالنے کا بہت ملال تھا بادشاہ کو مرہٹوں کا حامی پا کر قلعہ معلیٰ کو لوٹنا کھسوٹنا شروع کر دیا۔ غوث گڈھ کی لوٹ کے وقت اس کے خاندان پر جو کچھ گذری تھی کچھ اس سے بڑھ کر ہی شاہی خاندان پر گذر گئی[3]۔ غلام قادر کا جوش انتقام بہت بڑھا ہوا تھا۔

بادشاہ شاہ عالم کا نابینا ہونا ۷ر ذیقعدہ ۱۲۰۲ھ کو شاہ عالم کو دیوان عام میں بلا کر اس

---

[1] نادرات شاہی صفحہ ۲۸ [2] تاریخ ہندوستان مذکورہ ۳۲۲ [3] نادرات شاہی صفحہ ۲۹

سے روپیہ طلب کیا انکار کرنے پر انہیں نیچے گرا کر پیش قبض سے آنکھیں نکال لیں غلام قادر
کی اس حرکت قبیح پر تمام امرا اور ارکان سلطنت اس سے بگڑ بیٹھے اور تمام ہمدردیاں
اس سے جو تھیں جاتی رہیں یہ چند شہزادوں کو ساتھ لے کر میرٹھ چلتا ہوا سندھیا نے
رانا خاں کی سرکردگی میں فوج بھیجی اور اس کو موقع پھر مل گیا کہ بادشاہ کو قابو میں لائے
مرہٹہ فوج نے غلام قادر کو گھیر لیا اور ربیع الاول ۱۲۰۳ھ میں گرفتار کر کے بادشاہ کے
انتقام میں تکا بوٹی کر ڈالی مرہٹوں کی اس کارفرمائی سے شہادت کا درجہ تو اسے مل ہی گیا
سندھیا نے مصلحت سے دوبارہ بادشاہ کو تخت پر بٹھایا مگر کل اختیارات
چھین لئے اور اخراجات کے لئے ۹ لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کر دے۔

اب بادشاہ مرہٹوں کے آلہ کار تھے کوئی روہیلہ سردار باقی نہ بچا تھا کہ ان
کی معاونت کرتا اور مرہٹوں کے لئے خوف کا سبب ہوتا۔

مرہٹوں کے مظالم | کچھ عرصے کے بعد سے ہی مرہٹوں نے وحشیانہ طور سے شاہ دہلی اور
دلی والوں کو ستانا شروع کیا مغل بچوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے جو چاہتے کرتے اور جو
کچھ ان کا جی چاہتا قلعہ میں دست اندازی کر کے شاہ کا دل دکھاتے شاہ عالم کی پانچویں
بیوی وہبۃ النساء بیگم عاقلہ عورت تھی اس نے مرہٹوں کا یہ رنگ دیکھا کہ وہ مقررہ رقم
کے دینے میں الجھن پیدا کرتے ہیں محل کے اخراجات کو سخت تنگی سے پورا کیا جاتا ہے
شاہ عالم سے کہا لارڈ ولزلی کے نام خط روانہ کرو اور اب انگریزوں کے ذریعہ ان
مرہٹوں کے پنجہ سے رہائی پاؤ چنانچہ بادشاہ نے لارڈ ولزلی کو اپنی مصیبت کی داستان
لکھی کہ "میری مرہٹوں کی قید میں اور بھی حالت بدتر ہے وہ وزیر بن کر رہتے ہیں لیکن الٹی
مجھ پر حکومت کرتے ہیں مابدولت کی دلی خواہش ہے کہ میں اپنا دستور تمہیں بتاؤں یا

اُس شخص کو جسے تم پسند کرو مری آنکھیں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں تم بہت جلد آؤ
اور مجھے مرہٹوں کی قید سے رہائی دلاؤ"[1]

لارڈ ولزلی | جونہی لارڈ ولزلی نے یہ شقہ سلطانی دیکھا بہت خوش ہوا اس کے جواب میں لارڈ موصوف نے بادشاہ کا اطمینان خاطر کر دیا کہ

"آپ گھبرائیں نہیں عنقریب مرہٹوں کی قید سے آپ کو ہم لوگ رہائی دیتے ہیں"[2]

مگر ڈاکٹر جتندر کمار مجم دار ایم۔ اے پی ایچ ڈی دیباچہ "راجہ رام موہن رائے" میں لکھتے ہیں کہ

"مرہٹوں کے سوا فرانسیسی تھے اور وہ سندھیا کے پردے میں روز بروز اقتدار قائم کر رہے تھے پیرن کا توپ خانہ اور فوج اور فرانسیسی مقبوضات جو شمالی مغربی ہندوستان پر سندھیا کی حمایت میں مغلیہ حکومت کے کھنڈرات پر قائم تھے اس بڑھتی ہوئی حالت سے انگریز خوف زدہ تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مرہٹوں کی آڑ لے کر فرانسیسی بادشاہ کو اپنا آلۂ کار بنالیں گورنر جنرل نے کمانڈر انچیف کو اختیارات دے دئے کہ وہ شاہ عالم سے معاہدہ کرے کہ اگر بادشاہ سلامت حکومت برطانیہ کی حفاظت میں آنا چاہیں شرائط کے تحت آ سکتے ہیں چنانچہ بادشاہ کو گورنر جنرل کے نیک ارادوں سے مطلع کرنے کے لئے مارکوئز آف ویلزلی نے اس مضمون کا خط ۲۳ جولائی ۱۸۰۳ء کو بادشاہ کو لکھا کہ اگر کسی وقت حالات نازک ہو جائیں تو آپ فوراً ہماری حفاظت میں آ سکتے

---

[1] تذکرہ عالم صفحہ ۲۵۲ از مولوی رحیم بخش دہلوی [2] تذکرہ عالم صفحہ ۲۵۲

ہیں اور اس امر کا بھی یقین دلایا کہ اگر آپ ہماری پناہ میں آ جائیں تو ہر اعتبار سے برطانوی حکومت آپ کا اعزاز قائم رکھے گی اور ایک معقول وظیفہ آپ کے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے دے گی..... اعلیٰ حضرت اس کو خوشی سے منظور کریں گے۔[1]

کمانڈر انچیف کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ یہ پیغام رازداری کے ساتھ خفیہ طور سے بادشاہ تک پہنچایا جائے تاکہ فرانسیسی آفیسر کو جو دولت راؤ سندھیا کی طرف سے بادشاہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہے یہ موقع نہ ملے کہ وہ انگریزوں کو بادشاہ سے نہ ملنے دے اور اس طریقہ سے ان کی تجویز کو کامیاب نہ ہونے دے۔ سعید رضا خاں جو دہلی میں دولت راؤ سندھیا کے ریذیڈنٹ کا ایجنٹ تھا اس کام کے کرنے کے لئے مناسب سمجھا گیا۔ مذکورہ خط کے متعلق بادشاہ کا جواب جو سعید خاں کی معرفت بھیجا گیا بہت امید افزا تھا۔

اعلیٰ حضرت نے بصد شوق اس کا بھی اظہار کیا کہ وہ برطانوی حفاظت میں آنے کو تیار ہیں۔[2]

دہلی پر انگریز اور مرہٹہ جنگ

پہلی مرہٹہ جنگ میں انگریزوں نے جان توڑ کر لڑائی لڑی اور انھیں شکست دی۔

دوسری جنگ دہلی پر ہوئی اور یہ خونخوار جنگ تھی انگریزوں نے لارڈ لیک

[1] مقدمہ "راجہ رام موہن رائے" مترجم مولوی سراج الحق بی۔ اے علیگ رسالہ مصنف مارچ ۱۹۴۲ء

[2] رسالہ مصنف علی گڈھ مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ ۹

کو اس جنگ کے لئے مقرر کیا تھا وہ ۱۸۰۳ء میں دہلی پر حملہ آور ہوا دولت راؤ سندھیا
کی طرف سے اس کا فرانسیسی جنرل بوکین تھا مرہٹہ اس جنگ کو دل لگی کی جنگ سمجھ
رہے تھے اس لئے انھوں نے اس میں اتنا زور ہی نہیں دیا صرف جنرل بوکین صف آرا
تھا جب خونریزی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی تو مرہٹوں نے شاہ عالم کو مجبور کیا کہ آپ
چل کر جنگ کریں زبدۃ النساء نے ہر چند چاہا کہ بادشاہ انگریزوں کے مقابلہ میں نہ جائے
لیکن مرہٹے بضد رہے آخرش زبدۃ النساء شاہ کے پیچھے خود ہاتھی پر بیٹھی اور ہاتھی میدان
جنگ کی طرف چلا شاہ کے ہاتھ میں تیر و کمان تھی وہ بحالت عدم بینائی کیا تیر چلاتے
مرہٹوں کا مجبور کرنا تھا چنانچہ زبدۃ النساء پیچھے سے کہتی جاتی تھی تیر ہاتھ بلند کر کے مارے
جا ئیے اسی اثناء میں بیگم نے لارڈ لیک کے نام شاہ کی مہر سے ایک شقہ بھجوا دیا جس
میں اپنی مجبوری کا اظہار تھا آخرش مرہٹہ لارڈ لیک کے مقابل شکست یاب ہوئے
۱۱ ستمبر ۱۸۰۳ء کو دہلی فتح ہوئی لارڈ لیک نے بادشاہ کے حضور میں آکر عرض کیا حضور آپ
مرہٹوں کی قید سے آج آزاد ہو گئے زبدۃ النساء نے شاہ کی طرف سے کہا شاہ آپ کو
فرزند دلبند کا خطاب عطا فرماتے ہیں اور آپ کو اس نمایاں فتح پر مبارکباد دیتے ہیں
لارڈ لیک نے یہ سن کر ٹوپی اتار کر سلام کیا شاہ کے خطاب عطا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔
گوروں کی پلٹنوں نے لارڈ لیک کے حکم سے شاہ عالم کی سلامی اتاری اور پھر بڑے
جاہ و جلال سے شاہ قلعہ میں داخل ہو کر تخت پر رونق افروز ہوئے[۱]۔

انگریزی قبضہ ۱۴ ستمبر ۱۸۰۳ء کو برطانوی فوجوں نے جمنا عبور کر کے دارالسلطنت پر قبضہ
کر لیا

---

[۱] تذکرۂ عالم صفحہ ۲۵۶

۱۱ رکو کمانڈر انچیف جنرل لیک شہر میں داخل ہوئے دہلی کے سارے باشندہ جو مرہٹوں کے مظالم کا شکار رہے تھے دولت اُن کی لٹی تھی عزت و آبرو خاک میں مل رہی تھی وہ اس واقعہ سے بے حد خوش ہوئے ادھر جنرل لیک نے ہر ایک کی دلجوئی اور تشفی کی جس پر دہلی کے باشندے اور بالخصوص مسلمان اس قدر متاثر ہوئے کہ اس کا احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ جنرل کو سلطنت کا دوسرے نمبر کا خطاب عطا تھا کیونکہ پہلا خطاب سندھیا کو دیا جا چکا تھا اب شمالی مغربی صوبوں میں ان کی کامیابی سے فرانسیسی اثر و اقتدار پر بڑا اثر پڑا اور دوآبہ کا علاقہ برطانیہ کے لئے محفوظ ہو گیا۔[۱]

بادشاہ کی سخاوت | باوجودیکہ بادشاہ کی بہت زبوں حالت تھی جس وقت دہلی کے قلعہ میں گئے میں شکستہ حالی میں گرفتار۔ ضعیفی۔ غربت۔ عدم بصارت ایک بوسیدہ شامیانہ کے نیچے بیٹھے ہوئے۔ اپنی گزشتہ عظمت پر آنسو بہا رہے تھے "معلوم ہوا دولت راؤ سندھیا کا ۲ لاکھ روپیہ فرانسیسی کمانڈر دہلی کے پاس تھا جو اس کے خزانچی شاہ نواز خاں کے پاس موجود ہے کمانڈر انچیف کو بھی اس کی اطلاع ملی انھوں نے ایک مودبانہ درخواست بادشاہ کے حضور میں گذار دی کہ یہ رقم ہم کو عطا ہو بادشاہ نے اپنی فراخدلی سے بنظر عنایت وہ رقم کمانڈر انچیف کے خیمہ میں بھیجدی اور اس کو پیغام بھیجا کہ یہ رقم بطور شاہانہ عطیہ قبول فرمائی جائے"[۲]

ریذیڈنٹ کا تقرر | شاہ عالم اب انگریزوں کی حفاظت میں تھے "کمانڈر انچیف دہلی سے روانہ ہونے لگے لفٹننٹ کرنیل اکٹرلونی کو جو ڈپٹی ایڈجوٹنٹ جنرل تھے برطانوی گورنمنٹ کی جانب سے دربار مغلیہ میں ریذیڈنٹ بنائے گئے"[۳]

۱؎ مقدمہ ابرام موہن رائے صفحہ ۹۰ ۲؎ ایضاً ۳؎ دیباچہ ابرام موہن رائے صفحہ ۱۰

دو سال جوں توں کر کے گذرے اس اثنا میں ریواڑی پر برطانیہ کی فتح ہوئی تھی بادشاہ نے کمانڈر انچیف کو اس فتح کے صلہ میں اعزازی خلعت دے کر اپنی مسرت اور جانبداری کا اظہار کیا:-

افسران برطانیہ میں مشورہ ہوا کہ شاہ دہلی مدت ہوئی اپنا شاہی وقار کھو چکے ہیں اور اس کو از سر نو زندہ نہ کیا جائے۔ اس بنا پر شاہی رتبہ اور وظیفہ کے متعلق اختلاف رونما ہوا[1]

۲۳ر مئی ۱۸۰۵ء کو ریذیڈنٹ متعینہ دہلی کی معرفت بادشاہ کو مطلع کیا گیا ہمارے اور آپ کے تعلقات کن شرائط پر ہوں گے اور اقرار نامہ بھیجا گیا جس کی مختصر شرطیں یہ ہیں

"وہ خاص علاقہ جو دہلی کے نواح میں دریائے جمنا کے داہنی طرف واقع ہے شاہی خاندان کی کفالت کے لئے بموجب شرائط اقرار نامہ دیدیا جائے اور یہ علاقہ دہلی ریذیڈنٹ کے ماتحت رہے گا۔ مالیات کا وصول کرنا اور انصاف کا قایم کرنا مطابق قوانین گورنمنٹ برطانیہ شاہ عالم کے نام سے ہوگا۔ بادشاہ کو اختیار ہے ایک دیوانی کا اور دو سرے چھوٹے افسر کلکٹر کے دفتر میں رکھیں جن کا کام یہ ہوگا جانچ پڑتال کریں اور بذریعہ رپورٹ بادشاہ کو اس امر کا اطمینان دلاتے رہیں کہ وصول شدہ رقوم مالیات اور وصول مالگذاری میں جو خرچہ ہو رہا ہے اس کا کوئی حصہ خرد برد نہیں کیا جا رہا ہے دو عدالتیں دیوانی اور فوجداری کی اسلامی قانون کے مطابق دہلی شہر اور اس اراضی کے باشندوں کے لئے جو بادشاہ کے نام منتقل کر دی گئی تھی قایم ہوئی

[1] مقدمہ راجہ رام موہن رائے صفحہ ۱۳ (مصنف)

جائیں اور فوجداری عدالتوں کے سزائے موت کے حکم کی تعمیل اس وقت تک نہیں کی جائیگی جب تک کہ بادشاہ سے منظوری نہ لے لی جائے اور اس کے سامنے اس قسم کے مقدمات کی روئیداد بھی پیش کی جائے گی۔ کسی عضو کے کاٹنے کا حکم نہ دیا جائے گا۔[1]

ڈاکٹر مجمدار لکھتے ہیں کہ

بادشاہ اور ان کے خاندان کی فوری ضرورت پوری کرنے کے لئے نوے ہزار روپیہ کا مشاہرہ منظور کیا گیا۔ اگر منتقلہ اراضی کی آمدنی اجازت دے تو یہ رقم ایک لاکھ تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ مذکورہ بالا رقم کے علاوہ دس ہزار روپیہ سالانہ ہندو مسلمانوں کے خاص تہواروں کے موقعہ پر قدیم رواج کے مطابق دے جائیں گے

مغلیہ حکومت کا آخری دور

سر جے ڈبلو کہتا ہے کہ ایک چھوٹے سے پیمانہ پر قیام سلطنت مغلیہ کی تجویز لارڈ ولزلی جارج بارلو اور مسٹر ریڈ جانسٹن جیسے قابل اور تجربہ کاروں کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے۔"

ڈاکٹر مجمدار لکھتے ہیں

یہ اسکیم تھی جس سے شاہ عالم کی حیثیت ایک پنشن خوار کٹھ پتلی سے گو کچھ بڑھ جاتی تھی مگر اس کے ساتھ اس کے پاس کچھ اختیارات شاہی نہ تھے وہ بادشاہ تھا بھی اور نہیں بھی تھا۔ سب کچھ تھا اور کچھ بھی نہ تھا۔[2]

---

[1] مقدمہ مہاراجہ رام موہن رائے مصنف صفحہ ۹۲ [2] مصنف مذکور صفحہ ۹۳

غرضکہ شاہ عالم مدبران برطانیہ کے ایک معزز آلۂ کار بنے ہوئے تھے اب "یہ قید ایسی نہ تھی کہ اس سے جیتے جی چھوٹنا نصیب ہوتا"[1]

دفات | چنانچہ نومبر ۱۸۰۶ء، رمضان ۱۲۲۱ھ کو اس بادشاہ نے حکومت مغلیہ کا بیڑا غرق کر کے دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا۔ قطب صاحب میں بہادر شاہ اوّل کے قبر کے برابر دفن کئے گئے[2]۔

ان کی حکومت کی کل مدت ۴۸ سال ہے جس میں سے بارہ برس بہار و الہ آباد میں اور ۱۷ برس بینائی کے ساتھ اور ۱۹ برس آنکھیں کھو کر دلی میں گذارے[3]۔

ولی عہد اوّل

جہاں دار شاہ۔ شاہ عالم کے بڑے صاحبزادہ اصلی نام مرزا جواں بخت تھا ۱۱۶۲ھ میں نواب تاج محل کے بطن سے پیدا ہوئے جو مکرم الدولہ سید علی اکبر خاں بہادر مستقیم جنگ کی حقیقی بہن تھیں[4]۔

مولوی نظام الدین دہلوی سے تعلیم پائی شعر و شاعری سے بھی لگاؤ تھا اُردو فارسی میں کہتے اور جہاں دار تخلص کرتے تھے۔ جہاں دار شاہ سخی، خلیق، با مروت، شوخ طبع اور رنگین مزاج تھے جرأت اور ہمت کا یہ عالم تھا کہ ایک دن شکار گاہ میں ہاتھی گر گیا چاہا سونڈ سے پکڑ کر وار کرے انھوں نے اتنی مہلت نہ دی اور تلوار کے ایک ہی وار میں کام تمام کر دیا۔

۱۱۷۵ھ میں احمد شاہ ابدالی نے شاہ عالم کے پیچھے انھیں نائب سلطنت بنا کر

---

[1] حقد صنادید وارات شاہی از مولانا امتیاز علی خاں عرشی صفحہ ۴۲ [2] وقائع عالم شاہی

نجیب الدولہ کی سرپرستی میں دے دیا تھا دس بارہ برس تک نہایت حسن و خوبی سے کاروبار سلطنت انجام دیتے رہے ۱۱۸۵ھ میں شاہ عالم دلی واپس آئے تو یہ ولی عہد سلطنت کی حیثیت سے زندگی گذارنے لگے۔ مرہٹوں کے پنجے سے باپ کو چھڑانا چاہا مگر افراسیاب خاں امیر الامراء کے ڈر سے ۲۲ رجمادی الاولی ۱۱۹۸ھ کو رات کو محل سے نکل کر رام پور گئے پھر لکھنؤ آصف الدولہ کے پاس آگئے اس نے آداب اور خدمت گذاری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی آخر میں دلوں میں کدورت پیدا ہوئی جہاں دار شاہ بنارس چلے گئے وارن ہیسٹنگز نے آصف الدولہ سے ۲۵ ہزار روپیہ ماہوار نذرانہ مقرر کرا دیا تھا اسی میں گذر بسر کرتے تھے۔ مرزا محمد علاؤالدین بہادر معروف مرزا بابا کی صاحبزادی جینا بیگم سے عقد کیا۔ ۲۵ شعبان ۱۲۰۱ھ میں انتقال ہوا مرزا بابا شاہ عالم کے چچازاد بھائی تھے اور بہنوئی بھی تھے جینا بیگم کے بطن سے مرزا مظفر بخت تھے جو بنارس ہی رہے شاہ عالم کے دوسرے صاحبزادہ اکبر شاہ ثانی تین صاحبزادیاں تھیں۔

شاعری اور شاہ عالم | شاہ عالم کو گو تمام عمر مصائب کا سامنا رہا مگر طبعی رجحان شعر و شاعری کی طرف تھا فارسی اردو میں شعر کہتے آفتاب تخلص تھا بہا شاہ میں شاہ عالم تخلص کرتے تھے فارسی کلام کی اصلاح مرزا محمد فاخر مکیں سے لی اردو میں مشورہ' مولوی نور احمد ممتاز نے کیا

شاہ عالم کے عہد میں شاعری کی ترقی | گو سلطنت مغلیہ مٹ رہی تھی پر "اردو زبان سنورتی جاتی تھی

"اردو کے جتنے بڑے بڑے استاد ہیں وہ اس زمانہ میں پھلے پھولے۔"

کلیم، میر، سودا، مصحفی گو جب شاہ عالم دلی آئے یہ لوگ جا چکے تھے۔ حکیم ثناء اللہ خاں فراق شاگرد میر درد۔ حکیم قدرت اللہ خاں قاسم۔ شاہ ہدایت۔ میاں شکیبا

لہ واقعات اظفری (دیباچہ نادرات شاہی صفحہ ۵۳)

مرزا عظیم بیگ عظیم شاگرد سودا۔ میر قمر الدین منت شیخ ولی اللہ محب سے حضرات کا دور دورہ تھا۔ یہ بوڑھے شاعری کے علاوہ شاہی دربار میں خاندانی اعزاز بھی رکھتے تھے۔

یہی زمانہ تھا سید انشاء اللہ خاں دلی آئے دربار ایک ٹوٹی پھوٹی درگاہ سے مناسبت رکھتا تھا جس کے سجادہ نشین شاہ عالم خود تھے۔ حضرت نے شاعرانہ قدردانی کے لحاظ سے اس نوجوان پر خلعت وعزت کے ساتھ شفقت کا دامن ڈالا اور سید انشاء اہل دربار میں داخل ہوئے اپنے اشعار کے ساتھ لطائف وظرائف سے کہ ایک چمن زعفران تھا، گل افشانی کر کے محفل کو لٹا دیتے تھے[1]۔ کچھ عرصہ بعد یہ دلی سے چلتے ہوئے

آزاد دہلوی نے لکھا ہے کہ شاہ عالم بڑے مشاق شاعر تھے[2]

مولانا عرشی رام پوری لکھتے ہیں کہ

ان کے شعروں کی خاص خوبی یہ ہے کہ ان میں بیچدار خیالات مشکل فقرے یا لفظ اور دور از کار تشبیہیں نہیں ملتیں۔ اُن کی شاعری جذبات کی شاعری ہے جو کچھ دل پر گذرتی ہے خوشی ہو یا رنج آرام ہو یا تکلیف اسے سادہ طریقے سے بیان کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں شان وشکوہ کم مگر اثر زیادہ ہے۔ طرز ادا کی سادگی اردو فارسی، ہندی تینوں زبانوں کے اشعار میں یکساں پائی جاتی ہے اور یہی حال اُن کے خیالات کی صفائی کا ہے" رہ گئی زبان تو وہ قلعہ معلیٰ کے ممتاز رکن تھے ان سے زیادہ نکھری اور پاک صاف اُردو کون لکھ سکتا تھا؟ جو سند کا درجہ رکھتی ہے[3]۔

تصانیف: مغل بادشاہوں اور شاہزادوں کو تصنیف وتالیف کا بڑا شوق تھا۔ بابر اعظم

---

[1] دیباچہ نادرات شاہی صفحہ ۳۹-۴۱ [2] آب حیات ۲۶۳ [3] ایضاً

مرزا کامران جہانگیر۔ دارا شکوہ عالمگیر ثانی جن کی دو کتابیں مجموعہ روزگار منتخب عزیزی یادگار سے ہیں شاہ عالم کی تصانیف دیوان فارسی۔ دیوان اردو۔ منظوم اقدس (مثنوی) قصہ شاہ شجاع الشمس، قاسم نے لکھا ہے کہ یہ نثر ریختہ میں تھا مولوی ذکاء اللہ کی رائے یہ ہے اس کی عبارت چار درویش سی نہیں ہے۔ نادرات شاہی۔ اردو فارسی، ہندی پنجابی شعروں کا مجموعہ ہے" مولانا امتیاز علی خاں عرشی رام پوری نے معہ دیباچہ کے اس کتاب کو مرتب کر کے شائع کرا دیا ہے۔

علمائے عہد اور شاہ عالم | شاہ عالم کے زمانہ میں علماء اور مشائخ مسلمانوں کی زبوں حالت کی اصلاح میں لگے ہوئے تھے شاہ فخرالدین بادشاہ کو اس کی اصلاح کے لیے ارشاد کرتے ہیں چنانچہ مناقب فخریہ میں ہے

سلطان عصر (شاہ عالم) تا بذات خود بہ امور ملک ستانی و ملک داری
متوجہ نشود و اختیار محنت و مشقت نہ کند بندوبست بہ ہیچ وجہ صورت نگیرد

حکومت امیروں کے سپرد کرنے کے خطرناک نتائج سے شاہ صاحب بادشاہ کو آگاہ فرماتے ہیں۔

اگر مامور و مختار نائب سلطنت نماید امرائے دیگر ناخوش می شوند
و سر بہ طاعت او نمی نہند و بے خبر بے بردگی با سلطان می گردد و رعب
سلطان ہر کہ دمہ نمی ماند و فوج پادشاہی کہ محتاج بہ آں امیر شد او را می شناسد
و سر رشتہ تعلق شان از سلطان منقطع می گردد و در دماغ امر ہوائے انا ولا غیری
می پیچد و گاہ باشد کہ بر سر می آرد و در سلف اکثر ہمچنیں شدہ است[۱]

[۱] صفحہ ۳۵ و ۳۶

(باقی آئندہ)

ادبیات

منزل

(جناب روشن صدیقی)

وہ تاریخی نظم جو بنارس کے ایک عظیم الشان مشاعرے میں پڑھی گئی یہ مشاعرہ آنریبل حافظ محمد ابراہیم کی صدارت میں ۲۶ فروری ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا تھا اس مشاعرے میں ہندوستان کے علاوہ پاکستان سے بھی چند مشاہیر شعرا نے شرکت کی تھی نظم اپنے تاثر کے لحاظ سے علمی، ادبی حلقوں میں بیحد پسند کی گئی۔

خود فراموش کچھ امکانِ خبر ہے کہ نہیں جادہ پیما کوئی مقصودِ سفر ہے کہ نہیں
آخر اس شامِ تحیر کی سحر ہے کہ نہیں کسی فردا کا ترے دل میں گذر ہے کہ نہیں
لے گئی تجھ کو پریشانیٔ افکار کہاں
ہوگئی سرد تری آتشِ کردار کہاں

حق پرستی تری جرأت کی قسم کھاتی تھی مصلحت آنکھ ملاتے ہوئے شرماتی تھی
تیری کشتی سرِ گرداب اگر آتی تھی نبض، امواجِ تلاطم کی لرز جاتی تھی
آج سیلاب حوادث تجھے ٹھکراتا ہے
اور تو صورتِ خاشاک بہا جاتا ہے

تو نے فرمانِ تغیر کو حکایت سمجھا فکر تعمیر کو ہنگامۂ فرصت سمجھا
تو نے اک گوشۂ محدود کو جنت سمجھا آہ سمجھا بھی تو کیا رازِ سیاست سمجھا
منصب ہمت عالی نہ رہا یاد تجھے
تیری محدود نظر کر گئی برباد تجھے

زندگی صرف متاعِ سر و ساماں تو نہیں　　آرزو خوابِ سہی خوابِ پریشاں تو نہیں
دردِ ہستی کا تقاضا غمِ درماں تو نہیں　　منزلِ راہ طلب اس قدر آساں تو نہیں
سخت دشوار مراحل سے گذرنا ہے تجھے
اسی طوفانِ حوادث سے ابھرنا ہے تجھے

ارتقا کیا ہے ؟ تغیر کی پذیرائی ہے　　عزمِ انساں کی یہ سب انجمن آرائی ہے
زندگی کے کسی گوشے میں جو رعنائی ہے　　کیا یہ خود ہی کسی گردوں سے اتر آئی ہے
رفعتِ فکر نہ پرواز نظر سے پیدا
حسن ہوتا ہے ترے خونِ جگر سے پیدا

تیری منزل ترے دل میں ہے ستاروں میں نہیں　　رنگ و بو تیرے لہو میں ہے بہاروں میں نہیں
تیرے دامن میں یہ شعلے ہیں شراروں میں نہیں　　زندگی کیا انھیں مبہم سے اشاروں میں نہیں
تو ہی خود اپنی روایاتِ کہن بھول گیا
بوئے گل یاد رہی خاکِ چمن بھول گیا

خیر جو کچھ بھی ہوا وقت ابھی باقی ہے　　تجھ میں اک جرأتِ آزاد جو کچھ باقی ہے
نکہتِ شوق کی دیوانہ گری باقی ہے　　زندگی کا وہی حسنِ ابدی باقی ہے
اُٹھ جگاتی ہے وہی صبحِ بہاراں تجھ کو
یاد کرتا ہے ابھی تیرا گلستاں تجھ کو

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
جامعہ نگر (دہلی)

مکمل لغات القرآن مع فہرست الفاظ جلد اول

لغت قرآن پر بے مثل کتاب طبع دوم قیمت [illegible] مجلد [illegible]

سرمایہ کارل مارکس کی کتاب کیپٹل کا ملخص [illegible] ترجمہ جدید ایڈیشن۔ قیمت [illegible]

اسلام کا نظام حکومت۔ اسلام کے ضابطۂ حکومت کے تمام شعبوں پر دفعات وار مکمل بحث زیر طبع

خلافت بنی اُمیہ۔ تاریخ ملت کا تیسرا حصہ قیمت [illegible] مجلد [illegible]

ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت۔ جلد اول نیا ایڈیشن جس میں بالکل جدید [illegible] قیمت [illegible] مجلد [illegible]

نظام تعلیم و تربیت جلد ثانی جس میں تحقیق و تفصیل [illegible] بتایا گیا ہے کہ قطب الدین ایبک کے وقت [illegible] ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت کیا رہا ہے۔ قیمت [illegible] مجلد [illegible]

قصص القرآن جلد سوم انبیاء علیہم السلام کے واقعات کے علاوہ باقی قصص قرآنی کا بیان قیمت [illegible] مجلد [illegible]

مکمل لغات القرآن مع فہرست الفاظ جلد ثانی قیمت [illegible] مجلد [illegible]

قرآن اور تصوف۔ حقیقی اسلامی تصوف [illegible] اور محققانہ کتاب قیمت [illegible] مجلد [illegible]

قصص القرآن جلد چہارم حضرت عیسیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور متعلقہ واقعات کا بیان ——— زیر طبع

انقلاب روس۔ انقلاب روس پر مستند تاریخی کتاب قیمت [illegible]

ترجمان السنۃ۔ ارشادات نبوی کا جامع اور مستند ذخیرہ صفحات [illegible] تقطیع [illegible] جلد اول قیمت [illegible] مجلد [illegible]

تحفۃ النظار یعنی خلاصہ سفرنامہ ابن بطوطہ مع تنقید و تحقیق از مترجم و نقشہائے سفر قیمت [illegible]

جمہوریہ یوگوسلاویہ اور مارشل ٹیٹو۔ یوگوسلاویہ کی آزادی اور انقلاب پر نہایت دلچسپ کتاب قیمت [illegible]

مسلمانوں کا نظم مملکت۔ مصر کے مشہور مصنف ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن ایم اے پی ایچ ڈی کی محققانہ کتاب النظم الاسلامیہ کا ترجمہ قیمت [illegible] مجلد [illegible]

مسلمانوں کا عروج و زوال طبع دوم قیمت [illegible] مجلد [illegible]

مکمل لغات القرآن مع فہرست الفاظ جلد سوم قیمت [illegible] مجلد [illegible]

حضرت شاہ کلیم اللہ دہلوی۔ قیمت [illegible]

مفصل فہرست دفتر سے طلب فرمائیے جس سے آپ کو ادارے کے حلقوں کی تفصیل بھی معلوم ہوگی۔

منیجر ندوۃ المصنفین اُردو بازار جامع مسجد دہلی